بریفنگ پیپر

پلڈاٹ

جون 2014

49

بریفنگ پیپر نمبر

پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے کوشاں

پنجاب میں روزگار اور لیبر مارکیٹ کے مسائل:
موجودہ صورت حال اور مستقبل کا لائحہ عمل

www.pildat.org

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

بریفنگ پیپر
پلڈاٹ
جون 2014
49
بریفنگ پیپر نمبر
پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے کوشاں

پنجاب میں روزگار اور لیبر مارکیٹ کے مسائل: موجودہ صورت حال اور مستقبل کا لائحہ عمل

www.pildat.org

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی - پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جون 2014

آئی ایس بی این: 978-969-558-418-7

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ
مصنف کے بارے میں
تعارف
معقول کام 11
18ویں آئینی ترمیم اور لیبر سے متعلق صوبائی ذمہ داریاں 13
پنجاب لیبر پالیسی کے مسودہ کا مختصر جائزہ 14
روزگار اور لیبر مارکیٹ کی صورتحال 16
لیبر قوانین میں اصلاحات: ایک غیر تکمیل شدہ ایجنڈہ 20
لیبر قوانین کی اہمیت اور اٹھارویں ترمیم کے بعد ظہور پذیر تحفظات 21
مستقبل کا لائحہ عمل 23
حوالہ جات 28

فہرست جدول

جدول 1: پنجاب کی آبادی اور لیبر فورس (ملین میں) 17
جدول 2: لیبر فورس کی تعلیمی قابلیت (%) 17
جدول 3: پنجاب کی لیبر مارکیٹ کے منتخب اہم اشارات (%) 18
جدول 4: پنجاب میں ملازمین کی اقسام (%) 19
جدول 5: پنجاب میں کمزور حالات والی ملازمتوں کا حصہ (%) 19
جدول 6: لیبر سے متعلق بڑے گروپوں کی صورت میں وہ معاملات جن میں بہتری کی گنجائش ہے 23

ضمیمہ الف: جدول

جدول 1: پاکستان میں بے روزگاری کی شرح: مختلف سال (%) 26
جدول 2: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں صنعت کا حصہ: مختلف سال (%) 26
جدول 3: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں زراعت کا حصہ: مختلف سال (%) 26
جدول 4: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں خدمات کا حصہ: مختلف سال (%) 26

جدول5: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں اجرت اور تنخواہ دار ملازمین کا حصہ: مختلف سال (%)	26
جدول6: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں own account workers کا حصہ: مختلف سال (%)	27
جدول7: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں غیر رسمی شعبے کا حصہ: مختلف سال (%)	27
جدول8: پاکستان میں 50 گھنٹے فی ہفتہ سے زائد کام کرنے والے کارکنان کا حصہ: مختلف سال (%)	27
جدول9: سال 2012-13 میں مختلف سطحوں پر انرولمنٹ، سکول اور اساتذہ	27

پیش لفظ

پاکستان کو وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر لیبر قوانین پر کمزور عملدرآمد کے چیلنج کا سامنا ہے۔ 18 ویں آئینی ترمیم کے تناظر میں، منتخب نمائندوں میں لیبر کے مسائل، لیبر سے متعلق بین الاقوامی پیمانوں اور متعلقہ لیبر حقوق کے بارے میں آگاہی میں اضافے کی فوری ضرورت ہے۔

اس حوالے سے پلڈاٹ نے یہ پیپر تیار کیا ہے جس کے مصنف **ڈاکٹر صبور غیور**، چیئرمین، سنٹر فار لیبر ایڈووکیسی اینڈ ڈائیلاگ، اسلام آباد ہیں۔ پلڈاٹ کو امید ہے کہ یہ پیپر، لیبر مسائل کے بارے میں قانون سازی اور پالیسی وضع کرنے میں پاکستانی پارلیمنٹرینز اور پالیسی بنانے والے افراد کی صلاحیت سازی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ آگاہی میں اضافے کے بعد، پالیسی ساز افراد اور پارلیمنٹرینز، پاکستان میں لیبر قوانین پر عملدرآمد کیلئے بہتری لاسکیں گے۔

اظہار تشکر

پلڈاٹ، اس بریفنگ پیپر کی تیاری میں تعاون کرنے پر سالیڈیریٹی سنٹر، پاکستان کا شکر گزار ہے۔

اظہار لاتعلقی

مصنف، پلڈاٹ اور اس کی تحقیقاتی ٹیم نے اس پیپر کے مندرجات کی درستگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن سعی کی ہے اور غیر ارادی ہونے کی وجہ سے کسی بھی چوک یا سہو کے لئے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ ضروری نہیں کہ اس پیپر کے مندرجات، پلڈاٹ یا سالیڈیریٹی سنٹر، پاکستان کی آرا کی عکاسی کرتے ہوں۔

اسلام آباد
جون 2014

مصنف کے بارے میں

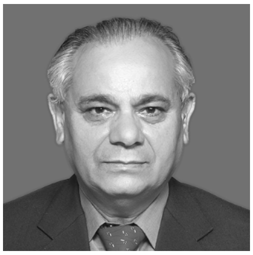

ڈاکٹر صبور غیور، سنٹر فار لیبر ایڈووکیسی اور ڈائیلاگ کے بانی چیئر مین ہیں۔ یہ ادارہ 2009 میں قائم ہوا۔ انہیں، مینجمنٹ، تحقیق اور ٹریننگ کے شعبوں میں 35 سال سے زائد کا تجربہ حاصل ہے۔ انہوں نے 80 سے زائد تحقیقی مقالے تحریر کئے ہیں۔ جن میں سے 70 مقالے، بچوں کی مشقت، ٹریڈ یونین، صنعتی تعلقات کے نظام، قوانین اور انتظام، بین الاقوامی ہجرت، لیبر مارکیٹ انفارمیشن سسٹم وغیرہ جیسے موضوعات پر ہیں۔ ڈاکٹر صبور غیور اس ٹیم کے سربراہ ہیں جس نے 2008 میں پاکستان کی پہلی قومی روزگار پالیسی تیار کی، 2012 میں افغانستان کی پہلی قومی روزگار حکمت عملی تیار کی (مسودہ)، اور 2009 میں پاکستان کی پہلی قومی ایمیگریشن پالیسی تیار کی۔ انہوں نے ایک درجن سے زائد کتب کے علاوہ 155 سے زائد اخباری آرٹیکلز تحریر کئے ہیں۔ ڈاکٹر صبور غیور نے سدرن پیسفک یونیورسٹی، لاس اینجلس، امریکا سے معاشیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

تعارف

ایسا سازگار ماحول فراہم کرنا، جو کام کرنے کے حالات[1] کے تحت مکمل اور مفید روزگار کے سلسلے کو پروان چڑھائے، نہ صرف مردوں اور خواتین کو غربت سے نکالنے کیلئے ضروری ہے بلکہ سودمند اور دیرپا سماجی و معاشی ترقی کیلئے بھی اہم ہے۔ ہر فرد کی بلا امتیاز سماجی ترقی اور بہبود کو اب عالمی طور پر انسانی معاشرے کیلئے بنیادی شرط تصور کیا جاتا ہے۔ اس احساس کو عالمی سطح پر آنے والی تبدیلی اور مارکیٹ کی زیر سرپرستی لبرلائزیشن کے تناظر میں مزید تقویت ملی ہے۔ مسابقت اور عالمی معیار پر پورا اترنے کیلئے انسانی وسائل، تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ افرادی قوت کے ساتھ ساتھ انسانی ترقی کے اشارات (HDIs) بہت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

پاکستان کا آئین ''حقوق اور عزم پر مبنی'' سوچ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ آئین لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کا ذمہ دار ''ریاست'' کو قرار دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ معذوری، بیماری اور بے روزگاری پر قابو پانے والے سماجی تحفظ کے نظام کی ترویج کی ضمانت بھی دیتا ہے۔ اس کا آرٹیکل 11، ہر قسم کی غلامی، بیگار اور بچوں کی مزدوری کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

بلاشبہ آئین، جنس کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ آرٹیکل 25 اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ:

(i) تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ کے مساوی طور پر حقدار ہیں

(ii) محض جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا، اور

(iii) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر عورتوں اور بچوں کے تحفظ کیلئے مملکت کی طرف سے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

آرٹیکل 37 کے مطابق مملکت، منصفانہ اور نرم شرائط کار کے ساتھ اور اس امر کی ضمانت دیتے ہوئے کہ بچوں اور خواتین سے ایسے پیشوں میں کام نہیں لیا جائے گا جو ان کی عمر یا جنس کیلئے نامناسب ہوں اور ملازم خواتین کیلئے زچگی سے متعلق مراعات دینے کیلئے احکام وضع کرے گی۔

مزید یہ کہ آرٹیکل 34 میں تحریر ہے کہ قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔

صنعتی تعلقات کا نظام (IRS)، شراکت والے کام کے ماحول کیلئے ایسی سازگار بنیاد فراہم کرتا ہے جسے انضباطی ڈھانچے اور ایسے نظام کی تائید حاصل ہو جو کام کرنے کی جگہ پر تعلقات کو منضبط کرتے ہیں۔ یہ دوطرفہ اور سہ طرفہ فعالیت (bi and tri-partism) کو بھی یقینی بناتا ہے۔

بلاشبہ، شراکت اور باہمی عزت پر مبنی صنعتی تعلقات سے تعاون اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور اعتماد کو فروغ ملتا ہے جس کے نتیجے میں استحصال میں کمی آتی ہے۔ اگرچہ آجر اور اجیر کی تنظیمیں IRS میں اہم کردار ادا کرتی ہیں تاہم پبلک پالیسی اور ادارے ہی سازگار ماحول فراہم کرتے ہیں۔

صنعتی تعلقات کو اس طرح فروغ دیا جانا چاہیے کہ ان سے دو اہم کرداروں یعنی آجر اور اجیر کے مابین ہم آہنگی، امن اور تعاون کو فروغ ملے۔ مزید یہ کہ اس میں تنازعات کے حل کا طریق کار بھی شامل ہونا چاہیے۔ بے شک پورے عمل کیلئے شراکتی سوچ بہت اہم ہے۔ مثال کے طور پر یہ ملازمت کے تحفظ، سوشل سکیورٹی اور لیبر مارکیٹ کی لچک کی نوعیت اور وسعت کیلئے بہت اہم ہے۔

معقول کام

معقول کام[1] (decent work) کی تعریف جو عالمی تنظیم برائے محنت (ILO) نے کی ہے اور جس کی تائید بین الاقوامی برادری نے کی ہے وہ یہ ہے کہ مرد و خواتین کیلئے ایسا سودمند کام جو درج ذیل حالات میں انجام دیا جائے:

(i) آزادانہ

(ii) مساوات

(iii) سکیورٹی اور

(iv) انسانی وقار

معقول کام میں ایسے کام کے مواقع ہیں جو: سودمند ہو اور جس میں مناسب آمدن ہو' کام کی جگہ پر تحفظ ہو' کارکنوں اور ان کے خاندانوں کیلئے سماجی تحفظ ہو' انفرادی ترقی کے مواقع ہوں' سماجی ہم آہنگی کی حوصلہ افزائی ہو' لوگوں کو اپنے تحفظات کے اظہار کی آزادی ہو' انہیں ایسے فیصلوں میں شمولیت کا حق ہو جو ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور جس میں مساوی مواقع اور مساوی سلوک کی ضمانت ہو۔

> معقول کام کے ایجنڈا کے چار ستون' جو ناقابل جدا' باہم مربوط و معاون ہیں وہ یہ ہیں: (i) پائیدار اداراتی اور اقتصادی ماحول کے ذریعے ملازمت کی ترویج' (ii) سماجی تحفظ' سوشل سیکیورٹی اور مزدور کے تحفظ کے اقدامات میں اضافہ جو نہ صرف پائیدار ہوں بلکہ ملکی حالات کے مطابق ہوں' (iii) سوشل ڈائیلاگ کے فروغ اور سہ فریقی شراکت' اور (iv) کام کی جگہ پر بنیادی اصولوں کا احترام' فروغ اور ترویج اور حقوق کا احساس' جو اس لحاظ سے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں کہ تمام سٹریٹجک اہداف کے حصول کیلئے حقوق اور سازگار حالات دونوں ضروری ہیں۔[2]

معقول کام کے ساتھ منسلک عالمی اہمیت

اقوام متحدہ کی جنزل اسمبلی کے 2005 میں ہونے والے اجلاس میں 150 سے زائد سربراہان مملکت نے عالمی' علاقائی اور قومی سطح پر عمل کی غرض سے ایک وسیع البنیاد بین الاقوامی ایجنڈے پر عمل درآمد کا عہد کیا۔ 2005 کے اس عالمی معاہدے کے پیرا 47 میں انہوں نے عہد کیا:

> ''ہم منصفانہ عالمگیریت کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ خواتین اور نوجوانوں سمیت سب کیلئے سودمند روزگار اور معقول کام کے حصول کے مقصد کو نہ صرف اپنی قومی اور بین الاقوامی پالیسی کا حصہ بنائیں گے بلکہ ملینیم ڈویلپمنٹ گول کے حصول کیلئے غربت کے خاتمے کی حکمت عملی سمیت اپنی قومی حکمت عملی کا حصہ بھی بنائیں گے۔''[3]

''قومی اور بین الاقوامی سطح پر مفید روزگار اور معقول کام کیلئے موافق حالات اور پائیدار ترقی پر اس کے اثرات'' کے موضوع پر جولائی 2006 میں ہونے والے اقوام متحدہ کی اقتصادی سماجی کونسل (ECOSOC) کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں اس عہد کو دہرایا گیا۔ ECOSOC کے وزارتی اعلامیہ میں DWA کو سب کیلئے مکمل اور بامقصد روزگار کے حصول کیلئے اہم دستاویز قرار دیا اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ اس مقصد کو بین الاقوامی طور پر طے شدہ اہداف کے حصول کی غرض سے کی جانے والی کوششوں کا حصہ بنایا جائے گا[4]۔ اس کے نتیجے کے طور پر' اقوام متحدہ کے فنڈ' ایجنسیوں اور پروگراموں پر مشتمل کثیر جہتی نظام سے درخواست کی گئی اور عالمی مالیاتی اداروں اور

عالمی تجارتی تنظیم نے اپنی پالیسیوں، پروگراموں وغیرہ میں معقول کام اور سود مند روزگار سب کیلئے، جیسے اہداف کے حصول کی کوششوں کی ضمانت کی دعوت دی۔

یہ بات اہم ہے کہ اب یہ شعبے مارکیٹ تک رسائی کیلئے ضروری ہیں جو عالمگیریت کے تناظر میں معیار پر پورا اترنے کے ساتھ منسلک ہے۔
اجیر کے پیمانے، جو DWA کا لازمی حصہ ہیں، یورپی یونین، ترجیحات کی عمومی سکیم (جی ایس پی پلس) کے تحت پاکستانی مصنوعات کی لگاتار رسائی کیلئے اہم ہیں۔[5]

18ویں آئینی ترمیم اور لیبر سے متعلق صوبائی ذمہ داریاں

سال 2010 میں پاکستانی پارلیمان کی جانب سے 18 ویں آئینی ترمیم کی منظوری، ملکی قانون سازی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت کی حامل ہے۔ اس ترمیم سے آئین نہ صرف عوامی امنگوں کا ترجمان بن گیا ہے بلکہ اس کے ذریعے صوبائی خودمختاری بھی حاصل ہوئی ہے۔ مجوزہ مسودہ قانون کے ''بیان اغراض ووجوہ'' میں واضح طور پر تحریر ہے کہ ''ریاست کے مختلف اداروں میں توازن بگڑ گیا تھا جس سے جمہوری ادارے کمزور ہو گئے تھے۔ صوبوں کو اپنے قدرتی وسائل کے کنٹرول اور استعمال کے جائز آئینی حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔ ہم خوش ہیں کہ ''صوبوں کے جائز آئینی حقوق بحال ہو گئے ہیں۔''

پنجاب لیبر پالیسی 2014 (مسودہ)

ذمہ داریوں اور چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے محکمہ محنت و افرادی قوت نے پہلی بار مشاورتی عمل کے ذریعے صوبے کی پہلی لیبر پالیسی تیار کی ہے۔ اس مسودہ کو کانفرنس شرکاء کے ساتھ share بھی کیا گیا۔ جن کی تعداد 500 تھی اور جن میں سارک ممالک سے تعلق رکھنے والے 70 شرکاء بھی شامل تھے۔ یہ کانفرنس جنوبی ایشیائی لیبر کانفرنس کے عنوان سے اپریل 2014 میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ توقع ہے کہ اس پالیسی کا باضابطہ اعلان 2014 کی تیسری سہ ماہی میں کیا جائے گا۔

اس ترمیم کے ذریعے آئین کے 98 آرٹیکلز اور دو گوشواروں میں ترامیم کی گئیں۔ اٹھارویں ترمیم کے ذریعے مشترکہ قانون سازی کی فہرست کو ختم کر دیا گیا جس میں 47 موضوعات موجود تھے۔ جن میں سے 6 روزگار اور لیبر سے متعلق تھے۔ یہ چھ موضوعات درج ذیل ہیں:۔

1) نمبر 26، مزدوروں کی فلاح و بہبود، محنت کی شرائط، سرمایہ کفالت، آجروں کی ذمہ داری اور کارکنان کا معاوضہ، صحت کا بیمہ بشمول معذوری کی پنشنوں کے، بڑھاپے کی پنشن
2) نمبر 27، انجمن ہائے مزدوراں، صنعتی اور مزدوروں کے تنازعات
3) نمبر 28، دفاتر محنت، روزگار کے اطلاعاتی سرشتوں اور تربیتی اداروں کا قیام وانصرام
4) نمبر 30، کانوں، کارخانوں اور تیل کے چشموں میں محنت اور تحفظ کا انضباط
5) نمبر 31، بیمہ روزگاری، اور
6) نمبر 45، اس فہرست میں مندرج کسی امر کی اغراض کے لئے تحقیقات اور اعداد وشمار

لیبر سے متعلق ان شعبوں کے قوانین اور ضوابط پر عمل درآمد، نیز قانون سازی، پالیسی سازی اور پروگرام سازی اب صوبوں کے دائرہ کار میں آ گئی ہے۔

پنجاب لیبر پالیسی کے مسودہ کا مختصر جائزہ

لیبر پالیسی میں متعلقہ آئینی مقتضیات کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان کی جانب سے 12 بنیادی کنونشنز سمیت ILO کے کنونشنز کی توثیق کے نتیجے میں عائد ہونے والی بین الاقوامی ذمہ داریاں پوری کرنے کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس پالیسی میں عالمی مارکیٹ تک زیادہ رسائی کی غرض سے بین الاقوامی پیمانوں کی پاسداری کو بھی سامنے رکھا گیا ہے۔

لیبر پالیسی کا مطمع نظر ''آزادی، مساوات، تحفظ اور حقوق کے ساتھ سود مند اور منافع بخش روزگار کے مواقع'' فراہم کرنا ہے۔ پالیسی کا مقصد ایسا فریم ورک وضع کرنا ہے جس کے ذریعے ملازمت اور حالات کار کو منضبط کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ معاشی سرگرمیوں، کاروباری اور پیداواری ترقی میں اضافہ کیا جائے۔ اس پالیسی کا ہدف یہ ہے کہ '' صوبے میں مساوات اور سماجی انصاف پر مبنی پائیدار صنعت، معقول ملازمت اور معاشی ترقی کیلئے ٹھوس بنیاد فراہم کرنے کی غرض سے موثر کردار ادا کیا جائے۔''

پالیسی کے مقاصد یہ ہیں؛

(1) بہتر حالات کار جس میں مناسب معاوضہ، کم از کم اجرت، قابل قبول اوقات کار نیز صحت اور حفاظتی اقدامات شامل ہیں

(2) ملازمت کے مواقع پیدا کرنا جس میں جنسی مساوات، ملازمت کی اہلیت (مہارت اور تعلیم) نیز بچوں کی مشقت اور جبری مشقت کا خاتمہ

(3) ملازمین اور ان کے خاندانوں کیلئے سماجی تحفظ، جس میں صحت کی انشورنس، پنشن، زرتلافی، تعلیم و تربیت اور فوائد زچگی شامل ہیں

(4) تنظیموں کے ساتھ دوطرفہ اور سہ طرفہ معاملات جس کے تحت مشترکہ لین دین کیا جائے تاہم اہمیت، ترقی اور سودمندی کو دی جائے

(5) تنازعات کے حل کا نظام جس میں تنازعات کے حل کا متبادل طریق کار بھی شامل ہو

(6) ایک منصفانہ نظام، شراکت پر مبنی تعلقات کار اور ''جائز (لیبر) پریکٹس'' کا فروغ، اور

(7) صنعت، تجارت، سرمایہ کاری، تعلیم اور TVET کے ساتھ پالیسی ربط۔

پالیسی کے چند اہم نکات یہ ہیں؛

(i) لیبر سے متعلقہ اداروں کے تمام سہ فریقی ڈھانچوں میں خواتین کیلئے 33 فیصد کوٹہ مختص کرنا،

(ii) انٹرپرائز کی سطح پر یونینوں کی کثرت سے نمٹنا،

(iii) بچوں کی مشقت اور جبری مشقت کے خاتمے کیلئے بھرپور کوششیں،

(iv) کنٹریکٹ کارکنان، گھریلو ملازمین، بھٹہ مزدوروں اور غیر رسمی شعبہ اور زراعت کے شعبہ میں کام کرنے والے مرد و خواتین کیلئے بتدریج سماجی تحفظ اور فلاحی فوائد کی فراہمی

(v) لیبر سے متعلقہ قوانین کو سہل بنانا اور ان کی درجہ بندی،

(vi) جدید انسپکشن مشینری، شعور کی بیداری، بہتر اداراتی ڈھانچے کے ذریعے کارکن مرد و خواتین کیلئے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت کے معاملات کو یقینی بنانا نیز صوبائی پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت

کونسل کا قیام

(vii) سہ فریقی تصور کا فروغ اور صوبائی سہ فریقی لیبر کانفرنسز کو حکومت کا ایک مستقل عنصر بنانا

(viii) تنازعات کے متبادل حل کا نظام وضع کرنا جو صرف کام کرنے کی جگہ کے معاملات طے کرے

(ix) آجر کے اس حق کو تسلیم کرنا جو ان امور سے متعلق ہو؛ کاروبار کی جگہ کی تبدیلی، پیداواری پیٹرن میں منتقلی، ملازمین کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے ملازمین کی خدمات حاصل کرنا اور انہیں فارغ کرنا

(x) مارکیٹ کی بنیاد پر ڈیزائن کے استحکام کیلئے تعاون فراہم کرنا اور پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی،

(xi) ثانوی تعلیم میں ''پیشہ ورانہ میٹرک'' کو متعارف کرانا،

(xii) بیرون ملک روزگار کے وسیع مواقع تلاش کرنا اور (xiii) پیشہ ورانہ رہنمائی، کیریر مشاورت، کام کی جگہ کا تعین اور لیبر مارکیٹ کی معلومات اور تجزیہ کے جامع نظام کی ترقی۔

اس پالیسی کا مطمع نظر، کام کی جگھوں پر معیار کی برقراری کا مظاہرہ کر کے بیرون ملک مارکیٹ تک زیادہ رسائی کی سمت میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔

پالیسی کے پیش نظر، اس پر موثر عملدرآمد، نیز عملدرآمد کے جائزے کا نظام اور مستقبل میں ظہور پذیر ہونے والی ضروریات کے حوالے سے مناسب تبدیلیاں لانے کیلئے سالانہ نظر ثانی ہے۔ اس پالیسی میں تعاون کے فروغ کی غرض سے دیگر صوبائی محکموں کی پالیسیوں، حکمت ہائے عملی اور پروگراموں سے استفادہ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

روزگار اور لیبر مارکیٹ کی صورتحال

قومی

ملک میں گزشتہ کئی سالوں سے بے روزگاری کی شرح 5 سے 6 فیصد ہے (ضمیمہ جدول 1)۔ تاہم' یہ شرح ملک کی underutilized افرادی قوت کی نوعیت اور شدت کی صحیح عکاس نہیں ہے۔ روزگار کے اعداد و شمار سے جنسی امتیاز سمیت دیگر کئی اہم مسائل کی نشاندہی ہوتی ہے (ملاحظہ فرمایئے ضمیمہ جدول 2 تا جدول 8)۔ روزگار میں صنعت کا حصہ 1/5 ہے؛ جن میں 26.2 فیصد مرد اور 13.2 فیصد خواتین ہیں (ضمیمہ جدول 2)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صنعت و حرفت کی ملازمت سے عموماً بہتر اجرت اور حالات کار وابستہ ہیں۔

2/5 افراد زراعت کے شعبے سے وابستہ ہیں؛ تاہم اس میں 74.9 فیصد خواتین ہیں۔ (ضمیمہ جدول 3)۔ خدمات کے شعبے سے 35 فیصد افراد وابستہ ہیں جس میں مرد اور خواتین کا حصہ بالترتیب 40.7 فیصد اور 13.9 فیصد ہے (ضمیمہ جدول 4)۔ اجرت اور تنخواہ دار ملازمین کا حصہ 39.8 فیصد ہے؛ جس میں 43.8 فیصد مردوں کیلئے اور 24.9 فیصد خواتین کیلئے ہے (ضمیمہ جدول 5)۔ اون اکاؤنٹ (own account) کارکنان 34.9 فیصد ہیں؛ مردوں اور خواتین کی بالترتیب شرح 40.1 فیصد اور 15.9 فیصد ہے (ضمیمہ جدول 6)۔ غیر زرعی غیر رسمی شعبے میں ملازمتوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو 73.3 فیصد ہے۔ اس شعبے میں جنسی امتیاز سب سے کم ہے (ضمیمہ جدول 7)۔ پچاس گھنٹے فی ہفتہ کام کرنے والے افراد کی شرح 36.3 فیصد ہے؛ اس زمرے میں آنے والی خواتین کم ہیں کیونکہ اتنے زیادہ اوقات تک کام کرنے والی خواتین کی شرح صرف 7.3 فیصد ہے۔ (ضمیمہ جدول 8)۔

تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے والے 41.3 ملین طلباء میں سے ثانوی اور اعلیٰ سطح کی تعلیم پر طلباء کی تعداد کچھ اس طرح ہے:

(i) سیکنڈری سکولوں میں 2.82 ملین؛
(ii) ہائر سیکنڈری سکولوں میں 1.38 ملین؛
(iii) ڈگری کالجوں میں 0.56 ملین؛ اور
(iv) یونیورسٹیوں میں 1.6 ملین (جدول 9)

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیمی اور تربیتی اداروں میں داخلوں کی تعداد 3,00,000 سے کچھ زیادہ ہے۔ دینی مدارس میں داخل ہونے والوں کی تعداد 1.722 ملین اس کے علاوہ ہے۔

مختصر یہ کہ ملک میں بے روزگاری اور کم تر درجے کا روزگار عام ہے۔ اس کے باوجود سب سے زیادہ افرادی قوت کی کھپت زرعی شعبے میں ہے' جبکہ صنعت (پیداواری شعبہ) میں روزگار کے مواقع کافی کم ہیں۔ تقریباً نصف افرادی قوت ناخواندہ ہے اور داخلوں کے موجودہ اعداد و شمار سے پرائمری اور سیکنڈری سطح پر تعلیم چھوڑنے والوں کی شرح کی عکاسی ہوتی ہے۔ اگر بیرون ملک ملازمت میں اضافہ نہ ہوتا تو بیروزگاری اور کمتر درجے کے روزگار کی صورتحال مزید خراب ہوسکتی تھی۔ سال 2003 سے اگست 2012 تک بیرون ملک جانے والے افراد کی تعداد تین ملین سے زیادہ ہے۔ اندازہ کیجئے کہ اگر بیرون ملک جانے کا رجحان نہ ہوتا تو بیروزگاری اور غربت کی صورت حال کیا ہوسکتی تھی؟[٦]

دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پنجاب میں پاکستان کی صنعتی پیداوار کا 60 فیصد ہے اور اس میں ٹیکسٹائل، چمڑا اور ہلکی انجینئرنگ کی اشیاء کی صنعتوں کا ارتکاز ہے[7]۔ 39 ہزار سے زائد چھوٹی صنعتیں ہیں[8]۔ اس میں بے شمار چھوٹے بڑے کاروباری مراکز کا دعویٰ بھی کیا جاتا ہے۔ ان کاروباری مراکز کی پیداوار میں ''معمولی ٹیکنالوجی'' والی کٹلری مصنوعات سے خام سبزیاں اور پھل، دستکاری ٹیکسٹائل، روایتی ہاتھ سے بنا ہوا فرنیچر اور کھیلوں اور سرجیکل اشیاء سے لے کر ''ہائی ٹیک'' آٹو پارٹس، اشیائے خورد و نوش، جوس، جدید ٹیکسٹائل، مشینی گیندیں، کھیلوں سے متعلق جدید اشیاء، جدید فرنیچر اور دیگر اشیاء شامل ہیں۔ اس کا زمینی رقبہ پاکستان کے رقبے کا تقریباً 29 فیصد، کاشتکاری کا رقبہ 57 فیصد اور فصلوں کے کل رقبے کا 69 فیصد ہے۔ اس میں جو پیداوار ہوتی ہیں وہ یہ ہیں؛ (i) 83 فیصد کپاس، (ii) 80 فیصد گندم، (iii) اعلیٰ کوالٹی کے چاولوں کا 97 فیصد، 63 فیصد گنا، اور (v) مکئی کا 51 فیصد۔ صوبے کی دیگر پیداوار اس طرح ہے؛ 66 فیصد آم، 95 فیصد ترشہ پھل، 82 فیصد امرود اور 34 فیصد کھجوریں[9]۔ صوبے میں خدمات کا شعبہ بھی متحرک ہے۔

صوبہ پنجاب

صوبے کی آبادی کا تخمینہ 97.58 ملین ہے۔ آبادی کی تقسیم کچھ اس طرح ہے؛

(i) ایک تہائی نوجوان ہیں جن کی عمر 15 سے 35 سال کے درمیان ہے[10]

(ii) کام کرنے والی آبادی، جس کی عمر 15 سال یا زائد ہے، کی تعداد 58.95 ملین ہے اور

(iii) لیبر فورس جس کی تعداد 34.36 ملین ہے[11] (جدول 1)۔ صوبے کی افرادی قوت میں سالانہ سوا ملین افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ آبادیاتی تقسیم کیلئے اچھی طرح تیار ہے بشرطیکہ لیبر مارکیٹ میں نئے آنے والوں کو مناسب تعلیم و تربیت دی جائے تاکہ ان کے ملازمت کے مواقع میں اضافہ کیا جا سکے نیز کام کے ماحول میں ضروری حفاظتی اقدامات کئے گئے ہوں۔

جدول 1: پنجاب کی آبادی اور لیبر فورس (ملین میں)

	مرد و خواتین	مرد	خواتین
آبادی 10+	71.20	35.71	35.48
لیبر فورس 10+	34.36	24.90	9.48
آبادی 15+	58.95	29.30	29.65
لیبر فورس 15+	32.82	23.98	8.84

صوبے کی کل آبادی: 97.58

جدول 2: لیبر فورس کی تعلیمی قابلیت (%)

لیبر فورس 15+	2007-08	2010-11
ایک سال سے کم تعلیم	45.45	44.62
پرائمری سے کم تعلیم	3.31	3.69
پرائمری لیکن مڈل سے کم	15.92	16.19
مڈل لیکن میٹرک سے کم	12.8	13.5
میٹرک لیکن انٹرمیڈیٹ سے کم	13.3	12.67
ڈگری	4.77	5.04

ماخذ: Punjab Employment Trends 2013, ILO

صوبہ میں تعلیم اور شرح خواندگی کی موجودہ صورتحال غیر تسلی بخش ہے۔ لیبر فورس کی تعلیمی قابلیت پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ:

i) 44.62 فیصد نے ایک سال سے بھی کم عرصہ کی تعلیم حاصل کی ہے؛

ii) 3.69 فیصد نے پرائمری سے کم تعلیم حاصل کی ہے؛

iii) 16.19 فیصد نے پرائمری، لیکن مڈل سے کم تعلیم حاصل کی ہے؛

iv) 13.5 فیصد نے مڈل، لیکن میٹرک سے کم تعلیم حاصل کی ہے؛

v) 12.67 فیصد میٹرک سے زائد لیکن انٹر سے کم تعلیم یافتہ ہیں؛

vi) 5.04 فیصد کے پاس ڈگری ہے۔ (جدول 2)

صوبے میں اہم لیبر مارکیٹ اشارات

صوبے میں لیبر فورس شراکت کی شرح 55.54 فیصد ہے؛ جس میں 81.4 فیصد مرد اور 19.6 فیصد خواتین ہیں۔ شرکت کی کم شرح کے باوجود، خواتین کیلئے بیروزگاری کی شرح زیادہ ہے؛ یہ شرح مردوں کی شرح 5.2 فیصد کے مقابلے میں 8.3 فیصد ہے۔ روزگار افراد کے 2/5 حصے سے زائد افراد کو روزگار میں کھپت کے حوالے سے زرعی شعبہ خواتین کو ملازمت کے زیادہ مواقع فراہم کر رہا ہے۔ تقریباً تین چوتھائی خواتین، زرعی شعبہ سے وابستہ ہیں۔

صنعتی شعبہ اور خدمات کا شعبہ روزگار فراہم کرنے کے حوالے سے ایک چوتھائی اور ایک تہائی افراد کو ملازمت فراہم کر رہا ہے۔ تاہم ان شعبوں میں خواتین کی کھپت 10 فیصد سے بھی کم ہے۔ روزگار رکھنے والے 2/5 افراد اجرت یا تنخواہ دار طبقے سے تعلق رکھتے ہیں؛ ان میں 43.3 فیصد مرد اور 27.7 فیصد خواتین ہیں۔

اون اکاؤنٹ (own account) کام کرنے والے افراد کل تعداد کا 35 فیصد ہیں اور اس شعبے میں خواتین کا تناسب بہت کم ہے؛ صرف 16.5 فیصد اس زمرے میں شامل ہیں۔ غیر زرعی ملازمت میں مرد و خواتین دونوں کے لئے غیر رسمی شعبہ میں خاصے مواقع ہیں۔ ہفتے میں 50 گھنٹے سے زائد کام کرنے والے افراد کی شرح 37 فیصد ہے۔ جس میں مرد و خواتین کی شرح بالترتیب 47.3 فیصد اور 7.7 فیصد ہے۔ (جدول 3)

جدول 3: پنجاب کی لیبر مارکیٹ کے منتخب اہم اشارات (%)

	مرد وخواتین	مرد	خواتین
لیبر فورس کی شرح شراکت	55.54	81.4	29.6
ملازمت اور آبادی کی شرح	52.00	77.2	27.1
بے روزگاری کی شرح	6.1	5.2	8.3
ملازمت میں حصہ:			
i) صنعت	23.9(i	28.3(i	11.5(i
ii) زراعت	43.5(ii	32.4(ii	74.6(ii
iii) خدمات	32.6(iii	39.3(iii	13.9(iii
اجرت / تنخواہ دار ملازمت کا حصہ	39.2	43.3	27.7
اون اکاؤنٹ ورکرز	35.0	41.5	16.5
غیر رسمی شعبہ	76.5	76.8	74.0
50 گھنٹے سے زائد کام کرنے والے	37.0	47.3	7.7

ماخذ: PBS، پاکستان لیبر فورس سروے 2012-13

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نصف سے کم (45.7 فیصد) ملازم ایسے ہیں جن کی ملازمت باقاعدہ ہے اور جن کی اجرت مقرر ہے؛ ان میں 48.2 فیصد مرد ہیں اور 34.5 فیصد خواتین ہیں۔ بے قاعدہ ملازمین 28.1 فیصد ہیں جن میں 33.3 فیصد مرد اور 14.1 فیصد خواتین ہیں۔ خواتین ملازمین کی نصف تعداد بے قاعدہ اجرتی کام سرانجام دیتی ہے جو مردوں کی شرح 19.7 کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ (جدول 4)

جدول 4 پنجاب میں ملازمین کی اقسام (%)

	مردوخواتین	مرد	خواتین
باقاعدہ ملازم (مقررہ اجرت یا تنخواہ)	45.7	48.2	34.5
بے قاعدہ ملازم	28.1	33.3	14.1
روزانہ اجرت والے ملازمین	25.5	19.7	50.9
غیر خاندانی اجرتی اپرنٹس[12]	0.7	0.7	0.5
	100.0	100.0	100.0

ماخذ: PBS، پاکستان لیبر فورس سروے 13-2012

کمزور حالات میں کام کرنے والے ملازمین 59.4 فیصد ہیں۔ خواتین ملازمین زیادہ تر اسی قسم کی ملازمت کے زمرے میں کام کرتی ہیں۔ ان حالات میں کام کرنے والی خواتین کی شرح 79.9 فیصد ہے۔ (جدول 5)

جدول 5: پنجاب میں کمزور حالات والی ملازمتوں کا حصہ (%)

	2010-11	2012-13
مردوخواتین	58.9	59.4
مرد	55.2	54.9
خواتین	79.5	79.9

ماخذ: PBS، پاکستان لیبر فورس سروے 13-2012

زراعت ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہونے کے ساتھ ساتھ تقریباً 2/5 حصہ افرادی قوت اور ان کے خاندانوں کا ذریعہ معاش بھی ہے۔ صوبائی افرادی قوت کا 45.39 فیصد کھپانے کے ساتھ ساتھ، ملازمین کی ایک بڑی تعداد کمزور حالات سے دوچار ہے۔ ان کی آمدن ناکافی ہے اور وہ لیبر کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے نظام سے محروم ہیں۔ (PET 2013)

کمزور حالات والا روزگار، جس کا تعین اون اکاؤنٹ (own account) کارکنان کے تناسب سے کیا جاتا ہے اور جس میں کل روزگار میں گھریلو کارکنان کا حصہ ہے، صوبائی لیبر مارکیٹ کا نمایاں پہلو ہے جو تمام کارکنان کے 60 فیصد پر مشتمل ہے۔ ان کارکنان کو نہ تو وہ سماجی تحفظ اور اولڈ ایج ویلفیئر فوائد حاصل ہیں جو رسمی شعبہ کے کارکنان کو حاصل ہوتے ہیں اور نہ انہیں یونین سازی اور مشترکہ لین دین کے مقصد کیلئے کارکن ہی تصور کیا جاتا ہے؛ اس زمرے میں متاثرین کی زیادہ تعداد خواتین پر مشتمل ہے کیونکہ ان میں سے 3/5 خواتین کمزور حالات کے تحت کام کر رہی ہیں۔

لیبر قوانین میں اصلاحات: ایک غیر تکمیل شدہ ایجنڈہ

لیبر قوانین، ان کے موثر نفاذ اور توثیق کردہ گلوبل دستاویزات بالخصوص آئی ایل او (ILO) کنونشنز سے مطابقت ڈی۔ڈبلیو۔اے (DWA) کے معیار، تعمیل اور گلوبل فوکس پر زور دینے کے حوالے سے اہم حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں آراء لیتے ہوئے، بلحاظ اس امر کے کہ ملک اور صوبہ میں بذریعہ لیبر لاز اور آئی۔ایل۔او کور لیبر سٹینڈرڈز (CLSs) کی جانب سے احاطہ کیے گئے وسیع نوعیت، لیبر لاز تحفظ، اطلاق، نفاذ متعلقہ موضوع رہے ہیں۔

اندریں حالات، اٹھارویں ترمیم سے پہلے وقت کی ضرورت، ابتدائی اقدام اور بحث کا ادراک کیا جاتا رہا۔ درج ذیل نازک پہلوؤں پر بالخصوص فوکس تھا:۔

(i) ورکرز کے تحفظ کا فروغ اور لیبر انسپکشن میں بہتری، کام کی جگہ پر حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانا اور حالات کار میں بہتری لانا؛

(ii) نہ صرف ملازمت کے رسمی کنٹریکٹس کے تحت کام کرنے والے ورکرز بلکہ سیلف ایمپلائیڈ کارکنان، زرعی کارکنان، غیر رسمی کارکنان، کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ورکرز، سیزنل ورکرز، اینٹوں کے بھٹہ پر کام کرنے والے ورکرز اور گھریلو ورکرز کو بھی محنت کا صلہ یقینی بنانا۔

(iii) سوشل سکیورٹی بشمول یونیورسل ریٹائرمنٹ بینفٹس (Benefits) تک رسائی دینا۔

(iv) ورکرز کے بنیادی حقوق، ٹریڈ یونین میں شمولیت اور مجموعی طور پر لین دین کی آزادی کو یقینی بنانا۔

(v) انصاف کی انتہائی موثر تقسیم اور تیزی میں مدد کیلئے تنازعات کا متبادل حل (آلٹرنیٹ ڈسپیوٹ ریزولیوشن)(ADR) تیار کرنا؛

(vi) آئی۔ایل۔او کنونشنز سے مطابقت میں اس بات کو یقینی بنانا کہ لیبر لاز بالخصوص وہ جو حکومت پاکستان کی جانب سے توثیق کیے گئے ہیں؛

(اے) اس حوالے سے، لیبر لاز میں اصلاحات کے عمل کو تیز کرنا، خاص طور پر ان کی درجہ بندی اور تدوین؛

> تاہم، یہ ساری بحث و تمحیص کے نتیجے میں نہ تو حالات میں کوئی بہتری آئی اور نہ لیبر قوانین میں ہی کوئی اصلاحات ہوسکیں۔ اس طرح یہ ایجنڈا پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

صوبائی قوانین اور عالمی ذمہ داریوں میں مطابقت نہ ہونا باعث تشویش ہے۔ اس کا حل صوبوں کی جانب سے نفاذ کردہ قوانین صنعتی تعلقات ہیں۔ ان میں نہ صرف یکسانیت کی کمی ہے بلکہ توثیق شدہ آئی۔ایل۔او۔سی 87 اور 98 سے متصادم ہیں۔ مثال کے طور پر، قانون صنعتی تعلقات پنجاب کے تحت، صرف ان اداروں کے ملازمین یونین سازی کر سکتے ہیں جن میں ملازمین کی تعداد 50 یا زائد ہے۔ یہ بات آئینی تقاضوں اور ILO کے کنونشن نمبر 87 اور 98، جن کی حکومت پاکستان نے توثیق کی ہے، کے برخلاف ہے۔

لیبر قوانین کی اہمیت اور اٹھارویں ترمیم کے بعد ظہور پذیر تحفظات

درحقیقت، آئینی اصلاحات کمیٹی (CRC) کے دشوار کام کی کامیاب تکمیل ملک کی قانون سازی کی تاریخ میں ایک سنگ میل ہے۔ اس کو ملنے والی ستائش اور اظہار پسندیدگی کے باوجود درج ذیل کے سلسلے میں تحفظات ہیں:

1- عالمی لیبر معیارات بالخصوص آئی۔ایل۔او کنونشنز پر موثر عمل درآمد؛

2- آئی۔ایل۔او کنونشنز سے متعلق ایسی ذمہ داریاں جن کی ابھی حکومت پاکستان کی طرف سے منظوری نہ ہوئی ہو؛ اور

3- درج ذیل امور کے بارے میں معین طریق عمل؛

الف) لیبر قوانین کی اصلاح، یکسانیت اور مطابقت؛

ب) لیبر قوانین کا اطلاق؛

ج) پیشہ وارانہ حفاظت اور صحت؛

د) چائلڈ اینڈ بانڈڈ لیبر کا خاتمہ اور انکی معمول کی زندگی پر بحالی؛

ہ) لیبر انسپیکشن، اور

و) سوشل پروٹیکشن / سکیورٹی اداروں کی ہمہ جہت رسائی اور ان کا انتظام۔

یہ امر اہمیت کا حامل ہے کہ توثیق کرنے والے رکن ملک کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ بذریعہ قانون سازی، انتظامی عمل، اجتماعی معاہدے کے ذریعے یا بصورت دیگر وہ ملک، کنونشن کے احکامات کی کس حد تک پاسداری کر رہا ہے[13]۔ مزید برآں کنونشن کی توثیق کرتے وقت رکن ملک اس بات کی ذمہ داری قبول کرتا ہے کہ وہ آئی۔ایل۔او کی مختلف شرائط پر عملدرآمد کے سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات پر ایک تفصیلی رپورٹ آئی۔ایل۔او کو پیش کرے گا۔

آئی۔ایل۔او کے ''کام کے دوران بنیادی اصول اور حقوق اور ان کی پاسداری کا اعلامیہ'' جو انٹرنیشنل لیبر کانفرنس (آئی۔ایل۔سی) کے 86ویں اجلاس میں اختیار کیا گیا' میں کہا گیا ہے کہ تمام رکن ممالک ان بنیادی حقوق سے متعلق ایسے تمام اصولوں کی صدق دل سے اور (آئی۔ایل۔او کے) آئین کے مطابق پاسداری کریں گے جو اس سلسلے میں کیے گئے کنونشنوں[14] کا موضوع رہے ہیں۔ اس میں ان رکن ممالک پر پراگریس رپورٹ تیار کر کے جمع کرانے پر زور دیا گیا ہے جنہوں نے متعلقہ کنونشنوں کی توثیق نہیں کی ہے۔

ILO کے آئین کے آرٹیکلز 26 تا 34 کے تحت ایک توثیق شدہ کنونشن کی عدم تعمیل کی صورت میں' ایک رکن ملک' دوسرے ملک کے خلاف شکایت درج کرا سکتا ہے۔

پاکستان اور یورپی یونین کے تجارتی تعلقات میں ایک حالیہ سنگ میل' پاکستان کو ملنے والا GSP+ درجہ ہے۔ یہ پاکستان سے انسانی حقوق' گورننس' لیبر اور ماحولیات کے بہتر پیمانوں سے متعلق 27 بین الاقوامی کنونشنز پر عملدرآمد کا متقاضی ہے۔ یورپی یونین' پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شریک ہے۔ لہذا' حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لیبر کے پیمانوں کے ساتھ ساتھ تمام پر عملدرآمد کو یقینی بنائے۔

> اگرچہ لیبر لاز کی کوریج' عملدرآمد اور نفاذ بہت اہمیت کا حامل شعبہ رہا ہے لیکن اٹھارویں ترمیم سے اس میں بہت سی نئی جہتیں شامل ہو گئی ہیں جن میں بین الاقوامی معیارات کے مطابق یکسانیت' نفاذ' نگرانی اور عالمی معیارات کے مطابق ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانا خاص طور پر شامل ہے۔

مستقبل کا لائحہ عمل

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں، لیبر سے متعلق ایسے معاملات، جن میں توجہ اور بہتری کی ضرورت ہے، انہیں درج ذیل چھ بڑے گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(i) سازگار صنعتی تعلقات
(ii) لیبر لاز، نفاذ اور کارکنوں کا تحفظ
(iii) سوشل سکیورٹی اور کارکنوں کی بہبود
(iv) مساوات اور عدم امتیاز
(v) کام کی ترغیب دینے والا ماحول؛ اور
(vi) لیبر پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر میں بتدریج وسعت، جدول 6۔

اصل سوال یہ ہے کہ یہ کیسے کیا جائے؟ اس سلسلے میں صوبائی لیبر پالیسی کا مسودہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ کابینہ سے اس کی منظوری جلد از جلد لی جائے جس کے بعد ہی اس پر عملدرآمد کی نوبت آئے گی۔ صوبائی حکومت، مندرجہ بالا جدول۔ 7 اور سیکشن 5 میں شامل معاملات کو دیکھنے کے لئے، ڈی۔ ایل۔ ایچ۔ آر میں آجروں اور کارکنوں کی تنظیموں سمیت اہم سٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد ایک اعلیٰ اختیاراتی ٹاسک فورس (TF) تشکیل دینے پر غور کر سکتی ہے۔ ٹاسک فورس کو اس تمام عمل کی دیکھ بھال کیلئے ہدایات جاری کی جا سکتی ہیں جو درج ذیل سات اقدامات پر مشتمل ہو سکتی ہیں:

1- یہ لیبر پالیسی کی جلد از جلد منظوری اور نفاذ کو سہل بنایا جائے۔
2- بریفنگ پیپر پر مبنی ڈی۔ ایل۔ ایچ۔ آر کی جانب سے صوبہ میں سٹیک ہولڈرز بشمول آجر اور ورکرز آرگنائزیشنز کے ساتھ متفقہ غور و خوض کیلئے ابتدائی اجلاسوں کا انعقاد کیا جائے۔
3- ان اقدامات کی تیاری کیلئے ڈیسک ریویو کیا جائے:

(الف) بارہ[15] آئی۔ ایل۔ او بنیادی کنونشنز کے نمایاں خدوخال اور ان کی صوبائی قوانین کے ساتھ مطابقت یا فقدان
(ب) اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کی جانب سے تیار کردہ اور نفاذ کردہ لیبر قوانین کا تقابلی جائزہ
(ج) روزگار اور لیبر سے متعلق آئینی شقوں کی فہرست،
(د) آئی۔ ایل۔ او کی رکن سٹیٹ کے طور پر اور توثیق کنندہ کنونشنز کیلئے ملک پر عائد ذمہ داریوں پر نوٹ، اور
(ہ) قانون سازی اور انسٹی ٹیوشنل فریم ورک، معاملات سے متعلق موجودہ سطح پر صورتحال کا تجزیہ اور کیے جانے والے اقدامات اور جدول 7 میں دیئے گئے چھ بڑے گروپس سے تعلق رکھنے والے پچیس عناصر میں سے ہر عنصر کا جائزہ۔

4- درج بالا معاملات کی بنیاد پر صوبائی پوزیشن پیپر (پی پی) کی تیاری ''اٹھارہویں ترمیم کے بعد کے عرصہ میں اتفاق رائے کی بنیاد پر لیبر ریگولیشنز اور لیبر ایڈمنسٹریشن کو فروغ دینا گلوبل لیبر سٹینڈرڈز سے مطابقت اور تمام کیلئے معقول کام کی یقین دہانی۔''
5- فیڈرل منسٹری آف اوورسیز پاکستانیز اور ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ سمیت تمام سٹیک ہولڈرز کا پوزیشن پیپر پر اجلاسوں کا انعقاد۔
6- لاہور میں دو دن کی ورکشاپ کی شکل میں مشاورتی اجلاس کا انعقاد جہاں نظر ثانی شدہ پی پی کو بطور بحث کی بنیادی دستاویز کے طور پر استعمال کیا جائے۔
7- فیڈ بیک کی بنیاد پر، مقرر کردہ ٹائم لائن پر مبنی ایک پراونشل ایکشن پلان تیار کیا جائے جس کا موضوع ''اٹھارہویں ترمیم کے بعد کے عرصہ کیلئے اتفاق رائے کی بنیاد پر لیبر ریگولیشنز اور لیبر ایڈمنسٹریشن کو فروغ دینا: گلوبل لیبر سٹینڈرڈز سے مطابقت اور ہر فرد کیلئے معقول کام کی یقین دہانی'' ہو۔

جدول 6: لیبر سے متعلق بڑے گروپوں کی صورت میں وہ معاملات جن میں بہتری کی گنجائش ہے

نمبر شمار	بڑے گروپ	گروپ کے عناصر
1	سازگار صنعتی تعلقات	* بائی اور ٹرائی پارٹزم کا فروغ * تنظیم سازی کا حق اور مشترکہ لین دین * تنازعات کے حل کا نظام' اور * انتظامیہ میں کارکنان کی شراکت
2	لیبر لاز' نفاذ اور کارکنوں کا تحفظ	* منظم اور سادہ لیبر قوانین * بچوں کی مشقت اور جبری مشقت کا خاتمہ * OSH' اور * لیبر معائنے کا نیا نظام
3	سوشل سکیورٹی اور کارکنوں کی بہبود	* صحت کی سہولیات * زچگی کے فوائد * پنشن' اور * دیگر فلاحی اقدامات
4	مساوات اور عدم امتیاز	* مساوات * عدم امتیاز
5	کام کی ترغیب دینے والا ماحول	* انٹرپرائز ڈویلپمنٹ * TVET اہلیت میں اضافہ * آن جاب ٹریننگ * ملازمت کی سہولت اور مواقع * لیبر مارکیٹ انفارمیشن سسٹم' اور * ہجرت کا انصرام
6	لیبر پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر میں بتدریج وسعت	* گھریلو کارکنان * گھریلو ملازمین * بھٹہ مزدور زرعی شعبہ' اور * غیر رسمی شعبہ

ماخذ: پنجاب لیبر پالیسی 2014 (مسودہ)

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف: جدول

جدول 1: پاکستان میں بے روزگاری کی شرح: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	6.1	5.1	5.0	5.2	5.3	5.7	6.0
مرد	5.2	4.2	4.0	4.2	4.1	4.8	5.1
خواتین	9.6	8.6	8.7	9.0	9.2	9.0	9.1

جدول 2: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں صنعت کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	21.2	21.4	20.6	21.0	21.4	21.8	22.8
مرد	22.7	23.5	22.7	23.1	24.1	24.6	26.2
خواتین	15.1	12.6	12.2	12.7	11.6	11.5	11.3

جدول 3: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں زراعت کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	41.6	42.0	42.8	43.3	43.4	43.5	42.2
مرد	35.6	25.0	35.2	35.7	35.2	34.9	33.1
خواتین	67.7	71.4	73.8	72.7	73.9	74.2	74.9

جدول 4: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں خدمات کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	37.1	36.6	36.6	35.7	35.2	34.7	35.0
مرد	41.8	41.5	42.2	41.2	40.7	40.5	40.7
خواتین	17.3	16.0	13.9	14.6	14.5	14.2	13.8

جدول 5: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں اجرت اور تنخواہ دار ملازمین کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	38.4	38.3	37.1	36.8	36.5	36.9	39.7
مرد	41.2	41.5	40.6	40.5	40.7	41.2	43.8
خواتین	26.6	25.1	22.9	22.6	20.8	21.6	24.9

جدول 6: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں own account workers کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	36.8	36.0	35.9	34.8	35.6	36.3	34.9
مرد	41.5	41.1	41.2	40.1	41.3	41.8	40.1
خواتین	16.2	14.3	13.9	14.0	14.5	16.6	15.9

جدول 7: پاکستان کی تمام ملازمتوں میں غیر رسمی شعبے کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	72.3	71.5	72.4	73.0	72.9	73.5	73.3
مرد	72.2	71.6	72.4	73.1	73.0	73.9	73.6
خواتین	73.1	69.9	71.7	71.6	72.7	70.6	70.9

جدول 8: پاکستان میں 50 گھنٹے فی ہفتہ سے زائد کام کرنے والے کارکنان کا حصہ: مختلف سال (%)

پاکستان	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2012-13
قومی	41.0	40.0	39.3	38.0	39.5	38.5	36.3
مرد	48.3	47.8	47.0	46.3	48.0	46.9	44.4
خواتین	9.4	7.7	7.6	6.0	7.8	8.4	7.3

ماخذ: PBS، مختلف سال، پاکستان لیبر فورس سروے

جدول 9: سال 2012-13 میں مختلف سطحوں پر انرولمنٹ، سکول اور اساتذہ

نمبر شمار	سٹیج	انرولمنٹ (ملین میں)	سکول	اساتذہ
1	پری پرائمری	9.92	NA	NA
2	پرائمری	18.75	154,650	427,371
3	مڈل	6.24	41,945	351,381
4	سیکنڈری	2.82	28,655	458,655
5	ہائر سکول	1.38	4,415	97,633

ڈگری کالجز میں 0.56 ملین طلبا نے اور یونیورسٹیوں میں 1.6 ملین طلبا نے داخلہ لیا۔ سال 2012-13 میں داخلہ لینے والے طلبا کی کل تعداد 41.3 ملین تھی۔

ماخذ: پاکستان اکنامک سروے، 2012-13

حوالہ جات

۱۔ 'معقول کام' بین الاقوامی تنظیم برائے مزدور کے مطابق ان عناصر پر مشتمل ہے:i) آزادی' مساوات' تحفظ اور حقوق۔ چار ستون یہ ہیں: ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنا اور کاروبار کی ترقی' ii) سماجی تحفظ' iii) کام کا معیار اور حقوق' اور iv) گورننس اور سماجی ڈائیلاگ۔

۲۔ موزوں عالمگیریت کے لئے سماجی انصاف پر ILO کا اعلامیہ' انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کا 97واں اجلاس' جنیوا 2008۔

۳۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 60/1' مورخہ 16 ستمبر 2005

۴۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کی رپورٹ برائے سال 2006 (A/61/3)

۵۔ پاکستان کو دسمبر 2013 میں ملنے والے EU GSP+' جو یکم جنوری 2014 سے موثر ہوا' کا انحصار لیبر' انسانی حقوق' ماحولیات اور گورننس کے شعبوں میں 27 عالمی پیمانوں سے مشروط ہے۔

۶۔ ماخذ: بیورو آف ایمیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ

۷۔ دیگر پیداواری صنعتوں میں بھاری مشینری' بجلی سے چلنے والی مصنوعات' سیمنٹ' گاڑیاں' آٹو پارٹس' آئی ٹی' دھاتیں' شوگر مل اور سیمنٹ پلانٹس' زرعی مشنری' بائیسکل اور رکشہ' فلور کورنگ اور پروسیسڈ فوڈ شامل ہیں۔

۸۔ ماخذ: SMEDA

۹۔ ماخذ: محکمہ زراعت' پنجاب http://www.agripunjab.gov.pk/index.php?agri=detail&r=0

۱۰۔ ماخذ: بیورو آف سٹیٹکس' حکومت پنجاب (2011)؛ پنجاب ڈویلپمنٹ سٹیٹکس۔

۱۱۔ ماخذ: پنجاب ایمپلائمنٹ ٹرینڈز 2013

۱۲۔ یہ وہ روایتی شاگرد ہیں جن کی خدمات استاد اپنی معاشی سرگرمیوں کے لئے حاصل کرتے ہیں جو زیادہ تر گھریلو/ذاتی نوعیت کی ہوتی ہیں۔۔ یہ سرگرمیاں غیر رسمی شعبے (غیر رسمی معیشت) کے زمرے میں آتی ہیں۔

۱۳۔ پاکستان گزشتہ پچاس سالوں سے ILO کا رکن ہے؛ اس نے 34 ILO Convention کی تائید کی ہے؛ جن میں سے 33 نافذ العمل ہیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ILO Conventions بین الاقوامی قوانین ہیں۔

۱۴۔ اعلامیہ میں بیان کردہ اہم لیبر کنونشن یہ ہیں: 1) C-87 اجتماع کی آزادی اور تنظیم سازی کے حق کا تحفظ' 1948' 2) C-98 تنظیم سازی کا حق اور مشترکہ لین دین' 1949' 3) C-138 جبری مشقت' 1930' 4) C-105 جبری مشقت کا خاتمہ' 1957' 5) C-138' مساوی معاوضہ' 1951' 6) C-111 امتیازی سلوک (ملازمت اور پیشہ)' 1958' اور 7) C-138 کم از کم اجرت' 1973۔ بعد ازاں' C-182 بچوں کی مشقت کی بدترین شکل' جسے 1999 میں اختیار کیا گیا' وہ بھی اعلامیہ کا حصہ بن گیا۔

۱۵۔ ILO کے بارہ بنیادی کنونشن یہ ہیں: i) 87 اور 88 اجتماع کی آزادی' ii) 29 اور 105 جبری مشقت کا خاتمہ' iii) 100 اور 111 مساوی سلوک اور مواقع' iv) 138 اور 182 کم از کم اجرت اور بچوں کی مشقت کی بدترین اقسام' نیز ''گورننس کنونشنز'' v) 122 ملازمت کی پالیسی' v) 81 اور 129 لیبر انسپکشن' اور vi) سہ فریقی مشاورت

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org **ویب**: www.pildat.org